Majallah-yi Talim o Tahqiq

Markaz Talim o Tahqiq, Gulshan-e-Taleem,
Sector H-15, Islamabad, Pakistan

مجلہ تعلیم و تحقیق

مرکز تعلیم و تحقیق، گلشنِ تعلیم، ایچ۔۱۵، اسلام آباد، پاکستان

ISSN (P): 2618-1355, **ISSN (Online):** 2618-1363

Issue 2,Vol 4,April-June,2022

شمارہ ۲، جلد ۴، اپریل—جون، ۲۰۲۲

عصرِ حاضر کے مذبح خانوں کا جائزہ: فقہی تناظر میں

Reviewing the Contemporary Slaughter Houses: An Islamic Jurisprudential Viewpoint

Dr. Khalid Usman[1]

Dr. Muhammad Tayyeb Nadeem[2]

Keywords:

Veterinary, Consumption, Hygiene, Logistical, local authority, *Halāl*.

Abstract:

Slaughter is defined as to kill animals by any means and "slaughter-house" means any building or sites used for slaughtering the animals and permitted by the local authority concerned. This is duty of the "Veterinary Officer" to control their appropriateness for slaughtering or where animals permitted for slaughtering are contained until they are removed to the slaughter-house.Veterinary Officer under the "administrative control of Livestock and Dairy Development Department of the Government". "Veterinary Officer or a gazetted officer" arresting or causing the arrest of any individual, or seizing or causing the seizure of any animal, carcass. A slaughterhouse or abattoir is a facility where animals are slaughtered for consumption as food for humans. Slaughterhouses that process meat not intended for human consumption. Slaughtering animals on a large scale poses important logistical problems, animal wellbeing problems, public health requirements, and environmental problems. Due to public hatred in many cultures, determining where to build slaughterhouses is also disturbing. Always keep away from *harām* animal or of an animal which died of, or has suffered from transmissible diseases or has been poisoned to death, or died because of gunshot wound or electrocution. Meat or carcass of any animal which has been slaughtered in contravention does not bear the stamp, mark, tag or certification of the slaughter-house specified by the concerned local authority. These slaughterhouses were regulated by law to ensure good standards of hygiene, the prevention of the spread of disease and the minimization of needless animal cruelty. The slaughterhouse had to be prepared with a specialized water supply system to effectively clean the operating area of blood and offal. The slaughterhouse should be located away from residential zones. Access for

[1] Former Faculty Member, Military College, Sui, Dera Bugti. Email: khalidusman1968@gmail.com

[2] Assistant Professor (Islamic Studies), Department of Sciences & Humanities, National University of Computer & Emerging Sciences, Islamabad. Email: tayyeb.nadeem@nu.edu.pk

animals-either by road, rail and/or stock route- must be guaranteed. The slaughterhouse should be situated in areas where flooding is impossible. An abundant supply of potable water as well as suitable facilities for treatment and disposal is important. The land acquired for the suggested slaughterhouse should be sufficient to permit future expansion as overcrowding of facilities may give sanitation problems. Examination of the stock-yard & Slaughter houses is must for *Halāl* eating. Any person intending to slaughter an animal in slaughter-house shall produce the animal in the stock yard for inspection at any time during the hours fixed by the local authority concerned for inspection.

تعارف:

اسلام کی اولین اسلامی ریاست، ریاست نبوی اور بعد کے ادوار کے نظم ونسق سے اس بات کا پتا چلتا ہے کہ ایک اسلامی ریاست کی منجملہ ذمہ داریوں میں ایک یہ بھی شامل ہے کہ لوگ حلال کمائیں اور حلال کھائیں اور ان کے لئے حلال کمانے کے مواقع بھی مہیا کریں۔ درحقیقت اسلامی ریاست ایک دینی ریاست ہوتی ہے، اس لئے وہ ایسے قانون کے نفاذ کی مکلف ہوتی ہے جو دینی قواعد اور تعلیمات پر مبنی ہو۔ اس ریاست کا دنیا کی دوسری ریاستوں سے امتیاز ہی یہ ہے کہ یہاں ریاست برائے قانون ہے، قانون برائے ریاست نہیں۔ اسلامی ریاست کے افراد کو حلال میسر ہو اور وہ حرام سے بچے رہیں، اس کا اہتمام اور نگہداشت اسلامی ریاست کی اہم ذمہ داریوں اور فرائض میں شامل ہے۔ کسی جانور کے حلال ہونے کے لئے دو باتیں سب سے زیادہ اہم ہوتی ہیں: پہلی بات یہ کہ وہ جانور فی نفسہ حلال ہے یا حرام، دوسری بات یہ ہے کہ وہ جانور فی نفسہٖ تو حلال ہے لیکن اس کو کس نے ذبح کیا ہے، کہاں ذبح کیا، کیسے ذبح کیا اور آلات ذبح وغیرہ چیزوں کو دیکھا جائے گا؟ ان حالات سے گذر کر پھر اس کا گوشت کھایا جائے گا۔

بنی نوع انسان کی زندگی میں گوشت خوری کا دستور پہلے سے چلا آرہا ہے، لیکن اسلام سے پہلے جانوروں کے گوشت کھانے کے عجیب و غریب طریقے، بغیر کسی پابندی کے اختیار کئے جاتے تھے۔ مردار کا گوشت کھایا جاتا تھا، زندہ جانور کے کچھ اعضا کاٹ کر کھالئے جاتے تھے۔ جانور کی جان لینے کے لئے بھی انتہائی بے رحم سلوک کیا جاتا تھا، کہیں لاٹھیوں سے مار کر، کہیں تیروں کی بوچھاڑ کر کے جانور کی جان لی جاتی تھی۔ اسلام نے سب سے پہلے تو یہ تفریق کی کہ مردار کا گوشت حرام کیا، جو انسان کی جسمانی اور روحانی دونوں صحتوں کو برباد کرنے والا ہے، اُن جانوروں کو حرام قرار دیا جن کے گوشت سے اخلاقِ انسانی میں بگاڑ پیدا ہونے کا خطرہ ہو، مثلاً خنزیر، کتا، بلی درندہ جانور وغیرہ، پھر جن جانوروں کو حلال فرمایا، اُن کا گوشت کھانے میں بھی ایسا پاکیزہ طریقہ بتلایا جس سے ناپاک خون زیادہ سے زیادہ نکل جائے اور جانور کو تکلیف کم سے کم ہو۔ بہر حال اسلام نے جانور کا گوشت کھانے میں انسان کو آزاد نہیں چھوڑا کہ جس طرح درختوں کے پھل اور ترکاریاں وغیرہ کو جس طرح چاہیں کاٹیں اور کھالیں اسی طرح جانور کو جس طرح چاہیں کھائیں، چوں کہ جانوروں کا گوشت بغیر ذبح ہونے کے (سوائے مچھلی اور ٹڈی کے) نہیں کھایا جاتا ہے اس لئے جہاں جانور ذبح کئے جاتے ہیں، ایسی جگہوں یعنی مذبح خانوں کا جائزہ لینا عصرِ حاضر کی بہت اہم ضرورت ہے۔ یہ مقالہ بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔

مذبح خانہ:

مذبح خانہ میں چوں کہ جانوروں کو ذبح کیا جاتا ہے اس لئے اس کو مذبح خانہ کہا جاتا ہے اس کے لئے صرف مذبح کا لفظ بھی استعمال کیا سکتا ہے، عربی میں ذبح کے لئے عام طور پر ذکاۃ کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔ "لغت میں ذکاۃ کا مطلب کسی چیز کا پورا ہونا ہے اور اسی لیے سمجھ داری میں کامل

ہونے کو ذکاء کہا جاتا ہے۔ یوں کہتے ہیں "فلان ذکی ہے" اگر وہ عقل میں کامل ہو، اور شرعاً ذکاۃ حلال جانوروں کے ذبح کرنے یا نحر کرنے کو کہتے ہیں "([3]) اور علمائے کرام کا اس بات پر اجماع ہے کہ حلال جانوروں کو، سوائے مچھلی اور ٹڈی کے، کھانا اُس وقت تک جائز نہیں جب تک انہیں ذبح نہ کر لیا جائے یا ان کے ساتھ کچھ ایسا نہ ہو جو ذبح کرنے کے معنی میں آتا ہو۔ اس میں حکمت یہ ہے کہ مذکورہ جانور سے مضر خون کا اخراج ہو اور وہ پاکیزہ ہو جائے اور اس پر اللہ کا نام لیا جائے جس کی دلیل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول ہے۔ "جس کا خون بہایا جائے اور اس پر اللہ کا نام لیا جائے تو اسے کھالو"۔([4])

عصر حاضر میں مذبح خانوں کے لئے اصول وضوابط:۔

عصر حاضر کے مذبح خانوں کے لئے اصول وضوابط کا اہتمام وقت کا نہایت اہم تقاضا ہے۔ یہ ایک عام فہم بات ہے کہ اس وقت تک کوئی جانور حلال نہیں ہو سکتا جب تک اس سے متعلقہ فرائض اور شروط کو پورا نہیں کر لیا جاتا۔ اسی طرح اُن حیوانات کا گوشت کھانا جو حلال ہیں، اُس وقت تک درست نہیں ہو گا جب تک یہ معلوم نہ ہو جائے کہ اسے ایسے افراد نے ذبح کیا ہے جو اس کے اہل تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذبح کو دین کی نشانیوں اور اسلامی شریعت کی خاصیتوں میں سے بتلایا ہے، جیسا کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا، جس کا ترجمہ یہ ہے:

"مجھے حکم ہے کہ میں لوگوں سے لڑوں یہاں تک کہ وہ کہیں کہ لا الٰہ الا اللہ پس جب انہوں نے یہ کہا اور ہماری طرح نماز پڑھی، ہمارے قبلے کی جانب منہ کیا اور ہمارے ذبیحے کی طرح ذبح کیا تو ہم پر ان کا خون اور مال حرام ہو گیا مگر اُس کے حق کے ساتھ "([5])

پس یہ دلیل ہے کہ حیوانات میں اصل تحریم ہے مگر یہ کہ انہیں شریعت کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق پاکیزہ کر لیا جائے، اور یہ کہ جانور کا ذبح کرنا عبادات میں سے ہے اور اسے شرعی احکامات کے مطابق ہونا چاہیے۔ انسان کو اس سلسلے میں آزادی نہیں دی گئی کہ وہ اس میں شرعی اصول و ضوابط کا خیال رکھے بغیر کوئی تصرف کرے۔

اصول وضوابط میں قانونی طور پر مذبح خانہ کا انچارج یہ بات یقینی بنائے کہ ذبح کے دوران، ذبح کے اصول وضوابط پر عمل ہو رہا ہے یا نہیں، کیوں کہ جانوروں کا معاملہ عام انسانی غذاؤں کی طرح نہیں بلکہ ان کے حلال ہونے کے لئے خاص ضواط ہیں اور وہ یہ ہیں:

پہلا ضابطہ یہ ہے "کہ ذبح کرنے والے کا اہل ہونا، اور اُس میں دو باتوں کا پایا جانا ضروری ہے، پہلی بات یہ کہ وہ عاقل ہو "([6]) کیوں کہ ذبح کے لئے عبادت کی غرض سے نیت ضروری ہے اور جس میں عقل نہ ہو جیسے مجنون یا اس کے علاوہ تو ان کی نیت کا اعتبار نہیں۔ پس ان کی جانب سے ذبح کرنا ایسا ہی ہو گا جیسے چھری خود بخود جانور کے حلق پر چل پڑی ہو اور اسے ذبح کر دیا ہو۔ دوسری بات یہ "کہ ذبح کرنے والا کسی آسمانی دین کا پیروکار ہو، چاہے وہ مسلمان ہو یا اہلِ کتاب میں سے ہو"۔([7]) "جو شخص کسی حیوان کو ذبح کرے خواہ مرد ہو یا عورت، اس کے لئے ضروری ہے کہ مسلمان ہو"۔([8]) اور وہ مسلمان بچہ بھی جو سمجھدار ہو یعنی بُرے بھلے کی سمجھ رکھتا ہو حیوان کو ذبح کر سکتا ہو۔

---

[3]: احمد بن علی عسقلانی، **فتح الباری** (دار المعرفۃ، بیروت، 1379ء) ج1، ص:119۔

[4]: محمد بن اسماعیل بخاری، **صحیح بخاری** (دار طوق النجاۃ وکلیۃ الشریعۃ جامعۃ، دمشق، 1422ھ)، ج3، ص:138۔

[5]: احمد بن شعیب نسائی، **السنن الصغری** (مکتب المطبوعات الإسلامیہ، حلب، 1986ء)، ج8، ص:109۔

[6]: محمد تقی عثمانی، **فقہی مقالات** (میمن اسلامک پبلشرز، کراچی، 2011ء)، ج4، ص:205۔

[7]: ابو بکر بن مسعود کاسانی، **البدائع والصنائع** (التراث الاسلامی، بیروت، س۔ن)، ج5، ص:45۔

8: علی بن عمر، **سنن الدار قطنی** (مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت، 2004ء)، ج5، ص:535۔

دوسرا ضابطہ کا تعلق آلۂ ذبح کے بارے میں ہے۔ "مذکورہ آلہ تیز دھار ہو"([9]) اور زخم اس کی دھار سے لگے نہ کہ اس کے وزن سے، جیسے چھری، تلوار وغیرہ۔ حیوان کو اس چیز سے ذبح کیا جائے جو لوہے (یا اسٹیل) کی بنی ہوئی ہو۔

تیسرا ضابطہ یہ ہے "کہ غذا کی نالی، حلقوم اور دو شریانوں (وجدین) کو کاٹنا، اور اس میں راجح قول یہ ہے کہ ان چار میں سے بلا کسی تعین کے کوئی سی بھی تین کٹ جائیں تو ذبیحہ درست ہے۔ حلقوم کے ذریعے سانس کی آمد و رفت جاری رہتی ہے جب کہ وجدین اُن دو شریانوں کو کہتے ہیں جو گردن کی دو اطراف میں ہوتی ہیں اور ان کے ذریعے خون کی آمد و رفت ہوتی ہے"۔([10])

چوتھا ضابطہ یہ "کہ ذبیحے پر اللہ تعالیٰ کا نام لیا گیا ہو"۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"فَكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللهِ عَلَيْهِ اِنْ كُنْتُمْ بِاٰيٰتِهٖ مُؤْمِنِيْنَ"o([11])

"پس اسے کھالیا کرو جس چیز پر (ذبح کے وقت) اللہ کا نام لیا جائے اگر تم اس کی آیتوں پر ایمان رکھتے ہو"۔ کوئی شخص کسی حیوان کو ذبح کرے تو اس پر خدا کا نام لے اور صرف بسم اللہ کہہ دے، تو کافی ہے، اگر بھول جانے کی وجہ سے خدا کا نام نہ لے تو اشکال نہیں ہے۔

ہر مذبح خانہ کا تربیت شدہ ذابح:۔

ذابح اس مرد کو کہتے ہیں جو جانور کو ذبح کرنے والا ہو۔ ہر مذبح خانے کے لئے یہ ضروری ہے کہ اس میں تربیت یافتہ ذابحین موجود ہوں جو سنت کے مطابق ذبح کرنا جانتے ہوں، ذبح کے اصول و ضوابط سے واقف ہوں، مشاہدہ سے یہ بات گزری ہے کہ ہر مذبح میں پروفیشنل قصائی ہوتے ہیں جو اکثر جانوروں پر ظلم کرتے ہیں، سانس جلدی نکالنے کے لئے حرام مغز کی ہڈی توڑتے ہیں۔ مذبوحہ جانور کو آرام پہنچانے کا جو حکم ہے یہ عمل اس کے بھی خلاف ہے۔ کبھی کبھار سانس نکلنے سے پہلے کاٹنا بھی شروع کر دیتے ہیں حالاں کہ قرآن اعلان کرتا ہے:

فَاِذَا وَجَبَتْ جُنُوْبُهَا فَكُلُوْا مِنْهَا ۔([12]) "پھر جب گر پڑے اُن کی کروٹ، تو کھاؤ اُس میں سے "یعنی جب مکمل سانس نکل جائے۔

فتاوٰی شامی میں لکھا ہے:

"وكره كل تعذيب بلا فائدة، مثل قطع الرأس، والسلخ، قبل أن تبرد "۔([13])

"تعذیب بلا فائدہ مثلاً سر کاٹنا، مکمل روح نکلنے، ٹھنڈا ہونے سے پہلے گوشت کاٹنا۔۔۔ مکروہ ہے"

عصر حاضر میں اہلِ کتاب کا ذبیحہ:۔

بعض مذبح خانوں نے ذابحین عیسائی ہائیر (کرایہ پر لئے ہوئے) کئے ہوتے ہیں اور باہر ملکوں میں تو اکثر ذبح کرنے والے لوگ غیر مسلم ہوتے ہیں۔ تمام علمائے کرام کا اس بات پر اجماع ہے کہ مشرکین کا ذبیحہ حرام ہے اور اسی طرح بُت پرستوں، منکرینِ ادیان اور ان جیسے کفار کی دیگر اصناف سے تعلق رکھنے والے تمام افراد کا ذبیحہ بھی حرام ہے، سوائے یہود اور نصاریٰ کے۔ اسی طرح علما کا اس پر بھی اجماع ہے کہ یہود و نصاریٰ کا ذبیحہ کھانا جائز ہے اور اس کی دلیل قرآن کریم میں اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے:

" اَلْيَوْمَ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ وَطَعَامُ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حِلٌّ لَّكُمْ وَطَعَامُكُمْ حِلٌّ لَّهُمْ"۔ ([14])

---

[9]: سلم بن حجاج قشیری، **صحیح مسلم** (دار احیاء التراث العربی، بیروت، س۔ن)، ج3، ص:1538۔

[10]: مفتی محمد شفیع، **جواہر الفقہ** (مکتبہ دار العلوم، کراچی، 1403ھ)، ج2، ص377۔

[11]: الانعام:6/118

[12]: الحج:36/22

[13]: محمد بن عابدین شامی، **الدر المختار مع رد المحتار، کتاب الذبائح** (مکتبہ زکریا دیوبند، انڈیا، س۔ن)، ج9، ص:427۔

[14]: المائدہ:5/5

"آج تمہارے لیے سب پاکیزہ چیزیں حلال کر دی گئیں اور اہل کتاب کا کھانا بھی تم پر حلال ہے اور تمہارا کھانا ان کے لئے حلال ہے"۔

چناں چہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ہماری راہ نمائی فرمائی کہ اہلِ کتاب کا بعام تمہارے لیے حلال ہے اور یہاں بعام سے مراد ان کا ذبیحہ ہے جیسا کہ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما اور دوسرے اہلِ علم نے کہا ہے۔([15]) مگر وہ اس باب میں مسلمانوں سے برتری نہیں رکھتے بلکہ ان کے برابر ہی ہیں، چناں چہ ان کا ذبیحہ اُس وقت تک حلال نہیں ہے جب تک وہ اُن تمام شرائط کی پابندی نہ کریں جو شریعتِ اسلامی میں مقرر کی گئی ہیں۔

"غیر مسلم میں سے یہود اور نصاریٰ جو اپنی اپنی کتاب کو مانتے ہیں اور اللہ کے نام سے جانوروں کو ذبح کرتے ہیں، ان کا ذبح کیا ہوا مسلمانوں کے لئے حلال اور جائز ہے، البتہ مجوس اور دہریہ اور وہ یہود و نصاریٰ اپنی اپنی کتابوں کو نہیں مانتے اور اللہ کے نام سے ذبح نہیں کرتے، ان کا ذبح کیا ہوا مسلمانوں کے لئے حلال نہیں۔ اس لئے ایسے مذبح خانے/بوچڑ خانے جہاں مسلمان ذابح نہ ہو تو وہاں کا مذبوحہ کھانا جائز نہیں ہوگا۔ یہ بات بھی یقینی طور پر ثابت ہے کہ نصاریٰ ذبح کے وقت اللہ کا نام نہیں لیتے، اور راجح اور سب اہلِ علم کے ہاں قابل قبول قول یہی ہے کہ اہلِ کتاب کے ذبیحوں کی حلت کے لئے بھی تسمیہ شرط ہے"۔([16])

مذبح خانوں کی قانونی حیثیت:

مذبح خانوں کی قانونی حیثیت بھی مسلم ہے، کیوں کہ 1960ء میں یہ قانون بنایا گیا کہ جانوروں کو ذبح کرتے وقت اپنائے جانے والے طریقے مختلف مذاہب کے پیروکار کے مذہبی عقائد سے متصادم نہ ہوں، اس لئے کہ یہ حق انہیں 1960 کے ایک قانون سے فراہم کیا گیا ہے جو یہ بتاتا ہے کہ کسی بھی مذہب میں باعزت طریقے سے جانوروں کو ذبح کئے جانے کے طریقے کو یہ ایکٹ اثر انداز نہیں کر سکتا ، کیوں کہ انہیں اپنے مذہب کے مطابق جانوروں کو ذبح کرنے کی اجازت ہے۔ 2001 میں سلاٹر ہاؤس کے قوانین مرتب ہوئے جس میں جانوروں کو ذبح کئے جانے سے متعلق کوئی خاص قانون کا التزام نہیں کیا گیا۔ غذا کے طور پر جانور کو ذبح کئے جانے پر سپریم کورٹ کا موقف یہ ہے کہ جانوروں کو بوقت ذبح کم سے کم تکلیف پہنچائی جائے، نیز یہ کہ ان کے ساتھ ظالمانہ سلوک نہ کیا جائے۔

جب لوگ غیر قانونی مذبح خانے بنائیں گے اور گورنمنٹ روک تھام نہ کرے اور عوام بھی تعاون نہ کرے تو وہ اس میں اپنی مرضی کے مطابق جانور ذبح کریں گے، حلال و حرام کی طرف کم توجہ دیں گے اور صفائی کے انتظامات ناقص ہوں گے، وہ بیماریاں بانٹتے رہیں گے۔ اس کی واضح مثال کوہاٹ کا ایک مذبح خانہ ہمارے سامنے ہے کہ ڈپٹی کمشنر ریاض خان محسود کو اطلاع ملی تھی کہ کوہاٹ روڈ پر ایک گروہ نے غیر قانونی مذبح خانہ قائم کر رکھا ہے اور اس میں کمزور، لاغر اور بیمار جانوروں کو ذبح کر کے پشاور کے مختلف علاقوں کو سپلائی کیا جاتا ہے۔ ڈپٹی کمشنر پشاور نے ایڈیشنل اسسٹنٹ کمشنر عبدالنبی کو فوری کارروائی کا حکم دیا۔ ایڈیشنل اسسٹنٹ کمشنر عبدالنبی نے لائیو سٹاک محکمے کے ڈاکٹر طفیل کے ہمراہ غیر قانونی مذبح خانے پر چھاپہ مارتے ہوئے دو افراد کو غیر قانونی طور پر جانوروں کو ذبح کرتے ہوئے موقع پر گرفتار کر لیا۔ جب کہ چار جانوروں کو قبضے میں لے لیا گیا اور غیر قانونی مذبح خانہ کو مزید کارروائی کے لیے سیل کر دیا گیا۔ انھوں نے عوام سے اپیل کی کہ اپنے علاقوں میں غیر قانونی مذبح خانوں کے بارے میں انتظامیہ کو اطلاع دیں۔ اس لئے قانونی مذبح خانوں کے لئے عوام گورنمنٹ سے تعاون کرے۔

---

[15] : احمد بن علی الجصاص، **احکام القرآن** (دار احیاء التراث العربی، بیروت، 1405ھ)، ج3، ص:320۔

[16] : محمد تقی عثمانی، **فقہی مقالات**، ج4، ص:311۔

7مارچ 2017ء کو ایک اخباری رپورٹ کے مطابق 'دینہ' شہر کے مذبح خانہ میں لاغر اور بیمار جانوروں کو ذبحہ کیا جارہا تھا۔اسی طرح 2015ء میں لاہور کے ہر بنس پورہ میں ایک مذبح کے خلاف پولیس نے جب کارروائی کی، تو 40 من گدھوں اور گھوڑوں کا حرام گوشت برآمد کیا گیا۔راولپنڈی میں بھی ایک غیر قانونی مذبح خانہ تھانہ بنی کے قریب اسی بنیاد پر سیل کر دیا گیا۔([17]) وغیرہ ذالک

ایسے مذبح خانے جن کے بارے میں شکوک و شبہات ہوں یا اس مذبح خانے کے ذابحین ذبح کرنے کا مسنون طریقہ بیان کرنے سے کترائیں اور مذبح خانوں میں کارروائی کی نگرانی کرنے والی اسلامی تنظیموں کو جائزہ لینے کی اجازت نہ دی جاے، تو ایسی صورت میں ان کا گوشت بالکل بھی استعمال نہ کیا جائے، کیوں کہ یہاں پر ان کے بارے میں بیان کیے جانے والے طریقے کے متعلق شکوک و شبہات مزید تقویت حاصل کر جاتے ہیں۔چوں کہ پاکستان اسلامی ملک ہے اس میں اسلامی قانون کے مطابق مذبح خانے بنائے جائیں اور اسلامی قانون کے مطابق جانوروں کو ذبح کیا جائے اور غیروں کے طریقے سے اجتناب کیا جائے۔پس جو قانون کو توڑے، اس کو اس کے جرم کے بدلے سزا دی جائے۔([18])

سوالات برائے مذبح خانہ:۔

مذبح خانوں کا ویزٹ (visit) کرنے سے پہلے ہم نے دو سوال نامے بنا لئے تھے، ایک مذبح خانہ کے انچارج کا انٹرویو کرنے اور دوسرا ویٹرنری ڈاکٹر کے لئے۔

مذبح خانہ میں پوچھے گے سوالات:

1 : مذبح خانہ/بوچڑخانہ کے کھولنے اور بند کرنے کا کیا ٹائم ٹیبل ہے؟

2: اس کا انچارج کون ہوتا ہے/یہ کس کی سُپرویژن میں چلتا ہے؟

3: جانور/مرغیاں صحت و بیماری کے لحاظ سے کون چیک کرتا ہے، ویٹرنری ڈاکٹر یا کنٹونمنٹ بورڈ کا کوئی ڈاکٹر یا آپ میں سے کوئی سینئر چیک کرتا ہے؟

4: ڈاکٹر سرکاری آتا ہے یا آپ لوگوں نے ہائیر کیا ہوا ہے؟

5: ڈاکٹر جانوروں اور مرغیوں کو کس طرح چیک کرتا ہے؟ گوشت کو چیک کرنے کا کیا طریقہ کار ہے؟

6: جو جانور یا مرغی بیمار ہو اس کے ساتھ کیا کرتے ہیں؟

7: قصائی کہاں سے آتے ہیں؟ سرکاری ہیں یا آپ لوگوں نے ہائیر کیے ہوئے ہیں؟

8: کہیں باہر سے بھی ذبح شدہ جانور کا گوشت آتا ہے تاکہ ڈاکٹر اس کا معائنہ کرے یا یہاں مذبح خانہ میں ذبح کرتے ہو؟

9: جانوروں/مرغیوں کے ساتھ ذبح کرنے سے پہلے اور ذبح کرنے کے بعد، آپ لوگ کیا کرتے ہو؟

10: سوال قصائی سے۔۔۔ مسنون ذبح کرنے کا طریقہ آتا ہے؟

11: کتنے عرصہ سے یہ کام کر رہے ہو؟

12: جو گوشت ڈاکٹر پاس نہ کرے اور اس پر "**کراس**" والی مہر لگا دے تو پھر اس گوشت کے ساتھ کیا کرتے ہو؟

---

[17] :روزنامہ خبریں، 8مارچ 2017ء، لاہور

16: مفتی سراج الحسن، **تفتیش جرائم اور اسلام** (مکتبہ عمرِ فاروق، پشاور، 2017ء)، ص:4۔

ویٹرنری کے ڈاکٹر سے سوالات:۔

1: جانوروں کی صحت و بیماری کیسے معلوم کرتے ہو؟

2: سننے میں آرہا ہے کہ جانوروں میں سے بھینس ایک ایسا جانور ہے جس کو ٹائیفائیڈ کی بیماری بھی لگتی ہے، کیا یہ حقیقت ہے اور ذبح کرنے سے پہلے ایسی بیماری کو کیسے چیک کرتے ہو؟

3: آپ جس مذبح خانہ کے جانوروں کو چیک کرتے ہیں اس مذبح خانہ کی قانونی حیثیت کیا ہے؟یعنی سرکاری ہے یا غیر سرکاری، کیا آپ اس کے پابند ہوتے ہیں کہ وہاں جاکر جانوروں کا معائنہ کریں یا اپنے صواب دید پر اپنی مہر بھیجوا سکتے ہیں؟

4: جانوروں کو ذبح کرنے سے پہلے دیکھتے ہو یا ذبح کرنے کے بعد یا دونوں حالتوں میں دیکھتے ہو؟

5: آپ کی مہر (جو جانوروں اور گوشت پر لگاتے ہیں) یہاں مذبح خانہ کے دفتر میں پڑی رہتی ہے یا آپ ساتھ لے جاتے ہیں؟

6: آپ خود جاتے ہو یا نرسنگ سٹاف کو بھیجواتے ہو؟

عصرِ حاضر کے مذبح خانوں کا جائزہ۔۔۔مندرجہ بالا سوالات کی روشنی میں:۔

عصرِ حاضر کے مذبح خانے، خواہ سرکاری ہوں یا غیر سرکاری، کسی ایک کا معائنہ کرنا بھی بہت بڑا جہاد ہے۔ کیوں کہ مذبح خانہ کے ساتھ متعلقہ تمام لوگ صحیح بات بتانے سے کتراتے ہیں، خصوصاً عین ذبح کرنے کے دوران آپ کو دیکھنے کی اجازت نہیں دیں گے۔ اس طرح کا عمل بہت سارے شکوک و شبہات پیدا کرتے ہیں۔ یہ بات پہلے سنی تھی، لیکن اب مشاہدے میں بھی آگئی۔ اس میدانی سروے کی بنیاد پر ہمارے ملاحظات پیش خدمت ہیں:

قانونی لحاظ سے مذبح خانہ کا انچارج ذبح شروع کروانے سے پہلے صفائی کا ہونا، مکھیوں کا نہ ہونا اور سفید چونے کا چھڑکاؤ یقینی بنائے گا۔ آج کل (موسمِ گرما میں) مذبح خانوں والے 2۔3 بجے اذان سے پہلے ذبح شروع کرتے ہیں۔ اس کے لئے مناسب روشنی کا انتظام ہونا ضروری ہے کہ اگر کہی خدانخواستہ بجلی چلی جائے تو متبادل روشنی کا مناسب انتظام ہو، لیکن عموماً ایسا ہوتا نہیں۔ اس کے بعد آلات ذبح دیکھے جاتے ہیں تیز ہیں یا نہیں، پھر مذبح خانوں میں جتنے چھوٹے بڑے جانور لائے جاتے ہیں، ان کا دو طرح سے معائنہ کیا جاتا ہے۔

1۔ نظری معائنہ: اس معائنہ میں دو تین چیزوں کو دیکھا جاتا ہے، جانور کی کمزوری، جسم پر کہیں زخم وغیرہ، جب کوئی اس جانور کو بلائے، اسی طرف جائے یا دیکھے، خوشی کا اظہار کرے، منہ سے لعاب نہ ٹپک رہی ہو، پھر ایسے جانور کی صحت مند ہونے کی بڑی علامت یہ ہوتی ہے کہ وہ تین ٹانگوں پر کھڑا ہو سکتا ہو اور منہ ہلاتا رہے۔ پھر ٹھیک ہونے کی صورت میں اگلی دائیں ٹانگ پر "P" یعنی پاس ہونا یا "ٹِک" کا نشان لگایا جاتا ہے۔ ذبح کے لئے اَن فٹ ہونے کی صورت میں اسی جگہ پر کراس (X) کا نشان لگا دیا جاتا ہے۔

2۔ معائنہ بعاز ذبح: پہلا طریقہ یہ ہے کہ ذبح کرنے کے بعد معائنہ کے وقت ہر جانور کے ساتھ اس کی چاروں ٹانگیں بشمول مہر والی ٹانگ اور سر موجود ہونا ضروری ہے۔ اس معائنہ میں بھی گوشت کے صحیح یا مضرِ صحت کے لئے دو تین چیزوں کو دیکھا جاتا ہے، ران پر ترچھا کٹ لگا کر تھوڑا سا گوشت لیا جاتا ہے پھر اس کو دبایا جاتا ہے اگر اس گوشت سے چھوٹے چھوٹے کیڑے چاولوں کے دانوں کی شکل میں نکل آئے تو یہ اس کی علامت ہے کہ گوشت خراب ہے اس کو پاس نہیں کیا جائے گا۔

دوسرا طریقہ یہ ہے کہ کلیجی میں پانی کے چھالے نظر آتے ہیں، تو یہ گوشت بھی خراب ہے۔ اگر جانور چھوٹا ہو تو اگلی ٹانگوں کے درمیان ایک ناڑ (گلینڈ) ہے اس کو کاٹا جاتا ہے پھر اس سے کالا خون نکلنا شروع ہو جاتا ہے۔ تو یہ اس کی علامت ہے کہ یہ گوشت بھی خراب ہے۔ اس گوشت پر بھی کراس (X) لگا دیا جائے گا، جس گوشت پر کراس لگ جائے تو قانوناً یہ واپس نہیں کیا جاتا بلکہ ٹھیکدار یا مذبح خانہ کا انچارج اسی وقت مٹی کا تیل

منگوائے گا پھر اس گوشت کو وہاں جلا دیا جائے گا۔ اگر گوشت بعض جگہوں پر کالا ہو یعنی کہیں چوٹ لگنے سے کسی جگہ خون جم گیا ہو تو صرف اسی جگہ کو کاٹ دیا جائے گا، بشرطیکہ باقی گوشت ٹھیک ہو۔

ایک ڈاکٹر سے میں نے پوچھا کہ کیا یہ حقیقت ہے کہ بھینس کو بھی ٹائیفائڈ کی بیماری لگ جاتی ہے؟ اس نے کہا "ہاں"۔ پھر میں نے پوچھا کہ اگر اس طرح بیماری والے جانور مذبح خانے میں آجائیں تو پھر معلوم کرنے کے لئے آپ کیا طریقہ کار اختیار کرتے ہیں؟ اس نے کہا کہ اس جانور کی زبان باہر نکلی ہوئی ہوتی ہے، سانس تیزی سے لیتا ہے، جسم اس کا گرم رہتا ہے اور ٹمپریچر اس کا کم نہیں ہوتا۔ ایسے جانور کو قانوناً پاس نہیں کیا جاتا۔

عصرِ حاضر کے مذبح خانوں تک عام آدمی کی رسائی بہت مشکل ہوتی ہے کیوں کہ عموماً ان میں ایسی خامیاں پائی جاتی ہیں جو کہ ذمہ دار لوگ عام لوگوں سے چھپانا چاہتے ہیں۔ ان میں سے صفائی کا نظام بہت ناقص ہونا، مسنون ذبح نہ کرنا، ذبح کرنے کے بعد گوشت کا وزن بڑھانے کے لئے فوراً شہ رگ میں پانی چھوڑ دینا وغیرہ قابل ذکر ہیں اگر مرغیاں ہوں تو ان کو پانی میں ڈال دیتے ہیں۔ ایک مَن گوشت میں 7 سے 8 کلو پانی چلا جاتا ہے۔ بعض لوگ گوشت کا وزن بڑھانے کے لئے ایک اور طریقہ بھی استعمال کرتے ہیں کہ ذبح کرنے سے ایک آدھ گھنٹہ پہلے خشک چنے جانور کو کھلا دیا جاتا ہے یا منہ میں تھوڑا سا نمک ڈال دیا جاتا ہے، اس سے وہ جانور بہت زیادہ پانی پی لیتا ہے۔ اس لئے ٹھیکداروں کی کوشش ہوتی ہے کہ جتنی جلدی ہو سکے گوشت کو سپلائی کر دیا جائے ورنہ دو، تین گھنٹوں میں یہی پانی سارا نکل جاتا ہے اور گوشت کا اصلی وزن رہ جاتا ہے۔

نتیجہ یہ نکلا کہ یہ لوگ خالص گوشت فروخت نہیں کرتے اور کسی نہ کسی طرح ملاوٹ کر جاتے ہیں جو کہ حدیث کی روشنی میں ناجائز ہے، سید الکونین ﷺ نے فرمایا:

"جس نے ملاوٹ کی وہ ہم میں سے نہیں ہے"۔([19])

جس طرح پرنٹ میڈیا پر یہ خبریں آرہی ہیں کہ عصرِ حاضر کے اکثر مذبح خانے بیماریاں بانٹتے ہیں، یہ بات حقیقت پر مبنی ہے اس میں کوئی مبالغہ یا تعصب نہیں ہے الا ماشاء اللہ۔ ورنہ عین الیقین کے لئے کسی قریبی مذبح خانہ کا مشاہدہ کر سکتے ہیں۔

عصرِ حاضر کے مذبح خانوں کا عمومی جائزہ:۔

شہر میں جو جانور مذبح خانے سے ذبح ہو کر آتے ہیں ان میں سے شرعی طریقے سے ذبح شاذ و نادر ہی کوئی ہوتا ہو، ورنہ اکثر بغیر کلمہ پڑھے یا تکبیر کہے زمین پر لٹاتے ہی چھری پھیر دی جاتی ہے اور اس بارے میں قصاب حضرات بھی تقریباً معذور ہیں، اس لئے کہ اکثر ان میں سے نماز روزہ سے ناواقف اور احکامِ شریعت سے غافل ہیں اور شرعی ذبح کی پابندی کی زحمت بھی گوارا نہیں کرتے۔

"جن مذبح خانوں میں ذبح کرنے کے بعد، ٹھنڈا ہونے سے پہلے اس کی کھال اُتارنا، جانور کو کسی واقعی ضرورت کے بغیر محض اپنی آسانی و سہولت کے لیے اذیت و تکلیف پہنچانا ہے، یہ شریعت میں ناجائز و مکروہ تحریمی ہے"۔([20])

بعض مذبح خانوں میں مرغی کو کاٹ کر بغیر ٹھنڈا کئے، گرم پانی یا مشین میں ڈال دی جاتی ہے تاکہ اس کے پر وغیرہ اُتر جائیں، کھال اُتارنے کی ضرورت محسوس نہیں کرتے یا ایسے مذبح خانے جس میں جانور کے ذبح ہوتے ہی ابھی تو ٹھنڈا بھی نہیں ہوا، بعض مرتبہ تو رگیں بھی صحیح نہیں کٹتیں اور دُوسرا جانور اس پر گرا کر کاٹ لیتے ہیں۔ اہلِ حل و عقد ایسے ظلم کے اڈوں پر رحم کھائیں اور سدباب کے لئے اپنے اثر و رسوخ کو استعمال میں لائیں تاکہ ایک غلط کام کا بروقت تدارک کیا جائے۔

---

[19] : احمد بن حنبل، **مسند الامام احمد** (مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت، 2001ء)، ج12، ص242۔

[20] : علی بن محمد قاری، **مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح** (دار الفکر، بیروت 2002ء)، ج6، ص:2639۔

مشکوک مذبح خانوں کا جائزہ:۔

اگر کسی مذبح خانہ میں ذابح یا گوشت سے متعلق بات تاریکی میں رہے اور یہ معلوم نہ ہو سکے کہ ذابح اہل تھا یا نہیں اور یہ کہ کیا ذبح کے وقت شرائط کا خیال رکھا گیا ہے یا نہیں؟ ایسا اگر اسلامی ممالک میں ہو تو وہ داخلی گوشت جو وہاں کے بازاروں میں فروخت ہوتا ہے، اُس کا کھانا حلال ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ مسلمانوں کے ساتھ حُسنِ ظن رکھنے کا حکم دیا گیا ہے اور اس لیے بھی کہ وہ غالب طور پر ذبح کرتے ہوئے شرعی طریقے کی مخالفت نہیں کرتے۔ اِس گوشت کا کھانا اُس صورت میں بھی جائز ہے جب کہ ہمیں اس بات کا علم بھی نہ ہو کہ ذبح کرنے والا کون ہے؟ اور یہ کہ کیا اُس نے ذبیحے پر اللہ کا نام لیا بھی ہے یا نہیں؟ کیوں کہ صحیح بخاری میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ایک قوم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ:

"يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ قَوْمًا يَأْتُونَنَا بِاللَّحْمِ لاَ نَدْرِي أَذَكَرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ أَمْ لاَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمُّوا اللَّهَ عَلَيْهِ وَكُلُوهُ"۔(21)

"اے اللہ کے رسول ہمارے پاس ایک قوم گوشت لے کر آئی ہے، ہمیں علم نہیں کہ انہوں نے اس پر اللہ کا نام لیا ہے یا نہیں تو اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: تم اُس پر اللہ کا نام لو اور اُسے کھالو"

پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس گوشت کا کھانا حلال فرمادیا جس کے متعلق شک موجود تھا کہ کیا اُس پر اللہ کا نام لیا گیا تھا یا نہیں، جب کہ شک کرنے کی وجہ بھی موجود تھی لیکن مسلمانوں کے ساتھ معاملہ بالعموم حسنِ ظن کی بنا پر تھا۔ حدیث کا یہ مطلب نہیں ہے کہ کسی کافر نے ذبح کیا ہو یا اللہ کے نام کے بغیر ذبح کیا ہے تو تم بسم اللہ پڑھ لو تو کھانا جائز ہو جائے گا۔ بلکہ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اگر ذبح کرنے والا مسلمان ہو تو یہ گمان کرنا چاہئے کہ اس نے اللہ کا نام لیا ہو گا۔

ابن حجر کہتے ہیں کہ:

"اس حدیث سے یہ اخذ کیا جا سکتا ہے کہ مسلم بازاروں میں پایا جانا والا گوشت حلال متصور ہو گا، اسی طرح جنہیں دیہاتوں میں رہنے والے مسلمان ذبح کریں وہ بھی حلال ہو گا، کیوں کہ عام طور پر یہی ہے کہ سب مسلمانوں کو کم از کم بسم اللہ پڑھ کر ذبح کرنے کا تو علم ہوتا ہی ہے، اسی بات کو ابن عبد البر نے ٹھوس الفاظ میں ذکر کیا ہے، چناں چہ وہ کہتے ہیں: اس حدیث میں یہ بات ہے کہ مسلمان کے ذبیحے کو اسی بات پر محمول کیا جائے گا کہ اس نے بسم اللہ پڑھ کر ہی ذبح کیا ہے، کیوں کہ مسلمان کے بارے میں جب تک غلط قسم کے شواہد نہ ہوں تو اس وقت تک اس کے بارے میں ہر طرح اچھا گمان ہی رکھا جائے گا" انتہی۔(22)

مذبح خانوں میں ذبح کی نگرانی:۔

یہ بات واضح ہو گئی کہ مذبح خانوں کی نگرانی بہت ضروری ہے اب اس بات کی وضاحت کی جائے گی کہ ان کی نگرانی کا کیا طریق کار ہو گا، انتظامی امور میں چار قسم کے لوگوں کا مذبح خانوں سے تعلق ہوتا ہے:

1: ڈپٹی کمشنر (DC)
2: فوڈ کنٹرولر (FC)
3: فوڈ انسپکٹر (FI)

21: امام بخاری، **صحیح البخاری**، ص: 53، ج3۔

22: عسقلانی، **فتح الباری**، ص: 786، ج9۔

4: ویٹرنری ڈاکٹر

یہ چاروں ذمہ دار لوگ ہوتے ہیں، ان چاروں میں سے ہر ایک آدمی اپنے لیول کے مطابق کڑی نگرانی کرے گا، انتظامی امور میں ہر ایک آدمی کی ڈیوٹی متعین ہوتی ہے۔ سب سے پہلے ان کو شرعی اصولوں کے مطابق ڈیوٹی کا احساس دلایا جائے جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"أَلَا كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ"([23])

"سن لو کہ تم میں سے ہر شخص چرواہا ہے اور تم میں سے ہر ایک سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال کیا جائے گا"۔

ضلعی انتظامیہ کا سربراہ ڈی سی ہر ایک کے سر پر تو کھڑا نہیں ہو سکتا، لیکن یہ ضرور کر سکتا ہے کہ مانیٹرنگ کے لئے مختصر مگر جامع کمیٹی بنائے، اس کے علاوہ خفیہ نگرانی کرنے والے بھی مقرر کئے جائیں۔ یہ کمیٹی ایمرجنسی کی صورت میں روزانہ اور عام حالات میں ہفتہ وار رپوٹ پیش کرے، اگر کہیں خامیاں پائی جائیں، پس فوراً ان کا ازالہ کیا جائے۔ یہ سب مل کر بطور ٹیم کام کریں گے تو یقیناً ذبح شرعی اصولوں کے مطابق ہو گا اور حلال گوشت مہیا ہو گا۔

ان چاروں کی مجموعی طور پر یہ ذمہ داری ہوتی ہے کہ وہ ذبح کے دوران وہاں موجود ہوں، لیکن ان میں سے کوئی بھی ذبح کے دوران موجود نہیں ہوتا، اس لئے ذبح کے لئے مندرجہ ذیل غلط طریقے استعمال کئے جاتے ہیں:

رات کو ذبح کرنا:

پاکستان کے اکثر مذبح خانوں میں سردیوں کے موسم میں عصر و مغرب کے وقت جانوروں کو ذبح کرتے ہیں اور گرمیوں میں جانوروں کے کم زیادہ ہونے کی نسبت رات کے بارہ بجے کے بعد ذبح شروع کرتے ہیں، الا ماشاء اللہ کہیں ایسا مذبح خانہ ہو گا جو اس ترتیب کے علاوہ ذبح کرتا ہو۔ یہ دونوں صورتیں کافی مسائل کا شکار ہیں۔ اکثر جگہوں پر گوشت رکھنے کا مناسب انتظام نہیں ہوتا، لے جانے کے وقت صفائی کا مناسب انتظام، ریفریجریٹر، کیڑوں مکوڑوں سے حفاظت اور گرد و غبار سے حفاظت وغیرہ چیزیں قابل تشویش ہیں۔ اگرچہ رات کو ذبح کرنے میں بھی کافی اختلاف ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رات کے وقت آپ ﷺ نے ذبح کرنے سے منع فرمایا۔ لیکن یہ حدیث بہت ضعیف ہے۔ حافظ ابن حجرؒ نے تلخیص الحبیر میں بیہقی کی ایک روایت نقل کی ہے کہ:

"نَهٰى عَنْ جُذَاذِ اللَّيْلِ وَحَصَادِ اللَّيْلِ وَالْاَضْحٰى بِاللَّيْلِ"([24])

" رات کے وقت کھیت کاٹنے اور کھجور کا درخت کاٹنے اور قربانی کرنے سے منع فرمایا"۔

نورالدین علی بن أبی بکر بن سلیمان الھیثمی لکھتے ہیں" کہ اس کا کچھ حال معلوم نہیں اور اگر صحیح بھی ہو تو حدیث کے الفاظ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ نہی تحریمی نہیں، کیوں کہ رات کے وقت کھیت کاٹنے سے اس لئے غالبا منع کیا ہے کہ کہیں موذی جانور ایذا نہ دے اور کھجور رات کے وقت کاٹنے سے مساکین اور فقراء کے محروم رہ جانے کا خطرہ ہے، اور ظاہر ہے کہ یہ اسباب محرمات نہیں ہو سکتے۔ زیادہ سے زیادہ نہی تنزیہی ہو گی"۔([25]) رات کی ممانعت اسی طرح باقی ہیں اگر چہ آج کل روشنی کا مناسب انتظام ہوتا ہے، لیکن یہ تشویش پھر بھی باقی ہے کہ کہی جنریٹر نہ ہونے کی صورت میں اچانک بجلی چلی جائے، یا جنریٹر خراب ہو جائے تو پھر کیا بنے گا؟

---

[23] : احمد بن حسین بیہقی، **شعب الایمان** (دار السلفیہ ممبئی، انڈیا، 2003ء)، ج7، ص203۔

[24] : محمد بن علی الشوکانی، **نیل الاوطار** (دار الحدیث، مصر، 1993ء)، ج5، ص:139۔

[25] : علی بن ابو بکر الھیثمی، **مجمع الزوائد و منبع الفوائد** (مکتبۃ القدسی، القاھرۃ، 1994ء)، ج4، ص:22۔

سلاٹر ہاؤس موت بانٹنے لگے:

مجاہد مرزا کا مذبح خانوں کے حوالہ سے بہت اچھا مضمون شائع ہوا تھا، وہ بھی ملاحظہ فرمائیں:

"گزشتہ دنوں محکمہ ہیلتھ کے عملے نے سلاٹر ہاؤس کے مذبح خانوں اور دیگر حالات کا جائزہ لیا تو بڑی خوفناک صورتحال سامنے آئی اور یوں لگا کہ جیسے ہم مردار خور قوم کی صورتحال اختیار کرتے جا رہے ہیں جن لوگوں کے ہاتھ یہ سارا انظام ہے انہیں اس سے کچھ واسطہ نہیں کہ مردہ، بیمار اور موذی مرض میں مبتلا جانوروں کا گوشت کھانے سے لوگوں کا کیا حال ہوگا؟ انہوں نے تو وہاں ریٹ مقرر کر رکھے ہیں کہ بیمار اور لاغر گائے، بھینس، بکری کے گوشت پر سرکاری ٹھپہ لگانے کے کتنے پیسے ہوں گے۔ حاملہ گائے، بھینس کو ذبح کرنے کا کیا معاوضہ ہوگا اور مردہ جانور کے گوشت پر ٹھپہ لگانے کے نرخ کیا ہوں گے؟ یہ مافیا سب اس لئے کر رہا ہے کیوں کہ اسے پتا چل گیا ہے کہ مردہ ضمیر قوم مردہ جانوروں کا گوشت بھی بڑی آسانی سے ہڑپ کر جاتی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اس وقت ملک میں جتنے بھی سلاٹر ہاؤسز ہیں وہاں پر اس مافیا کا راج ہے جن کو کوئی پوچھنے والا نہیں ہے۔ انہیں صرف اتنا معلوم ہے کہ آج اتنی رقم اوپر پہنچانی ہے اس کے بعد اگر وہ مردہ جانور بھی ذبح کر کے عوام کو کھلا دیں گے تو سب چلے گا۔ ملک میں قائم سلاٹر ہاؤسز کے بارے میں قواعد و ضوابط بنائے گئے ہیں جس میں ذبح کے وقت جانور کی صحت کے معیار بارے جن کی خلاف ورزی انسانی قتل کے مترادف ہے مگر ان پر کسی طرح سے بھی عمل نہیں ہو رہا اور سلاٹر ہاؤسز کے باہر وہاں کا عملہ مہریں لے کر پہلے سے تیار بیٹھا ہوتا ہے جو اپنے ریٹس پر فراخدلی سے فروخت کئے جانے والے گوشت پر پاس کی مہر لگا کر اپنے فرض سے سبکدوش ہو جاتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ایسا سرکاری مشینری کے ذمہ دار افسران اور نچلے عملے کی ملی بھگت سے ہو رہا ہے۔ یہ کتنے ظلم کی بات ہے کہ ایک تو بکرے اور گائے کے گوشت کی قیمتیں آسمان سے باتیں کر رہی ہیں۔ دوسری طرف اس قیمت پر بھی انہیں مردار کھلایا جا رہا ہے۔ سلاٹر ہاؤسز میں ہر روز جتنے بھی جانور ذبح کے لئے لائے جاتے ہیں ان میں 80 فیصد صحت کے معیار پر پورا نہیں اترتے اکثر بھینسوں کو ٹی بی ہوتی ہے۔ جانوروں کو گل گھوٹو جیسی دیگر بیماریاں لاحق ہوتی ہیں ان کے جسموں پر بڑی بڑی گلٹیاں اور زخم ہوتے ہیں۔ ان زخموں پر مکھیاں بھنبھنا رہی ہوتی ہیں زخموں سے خون رس رہا ہوتا ہے اس کے علاوہ سانس کی خطرناک بیماریاں بھی انہیں لاحق ہوتی ہیں مگر وہی پر موجود کسی ڈاکٹر نے کبھی ایک بھی جانور کو مسترد نہیں کیا وہاں مردہ جانور بھی ان نام نہاد ڈاکٹروں کے ہاتھوں سے گوشت کے لئے پاس ہو کر آتا ہے۔ ضلعی حکومت کے سلاٹر ہاؤسز کے لئے جو قوانین اور قواعد و ضوابط بنا رکھے ہیں اس میں یہ بھی شامل ہے کہ سلاٹر ہاؤس کا ماحول صاف ستھرا، وہاں کسی قسم کی گندگی نہیں ہوگی مگر ہمارے ہاں سلاٹر ہاؤسز میں ذبح کئے جانے والے جانوروں کی آلائشوں کا وہ عالم ہوتا ہے کہ کسی بھی انسان کا وہاں ایک لمحہ بھی کھڑا ہونا محال ہوتا ہے۔ پھر جانوروں کو ذبح کے وقت جس طرح ان کی نامکمل شہ رگ کاٹ کر انہیں تڑپنے کے لئے چھوڑ دیا جاتا ہے اور جس اذیت کے ساتھ وہ جان دیتے ہیں اس پر تو باقاعدہ انسداد بے رحمی ایکٹ کے تحت ان پر نہ صرف مقدمہ ہو سکتا ہے بلکہ سنگین سزا بھی ہو سکتی ہے، مگر ان عناصر کو سزا اس لئے نہیں ہوتی کہ انہوں نے اوپر تک منتھلی پہنچائی ہوتی ہے اور جس اتھارٹی نے کارروائی کرنا ہوتی ہے وہ روپے کی اتھارٹی سے متاثر ہو کر اپنی زبان بند کر چکا ہوتا ہے۔

سلاٹر ہاؤسز کے لئے جو قوانین وضع کئے گئے ہیں وہ بڑے صاف اور واضح ہیں۔ کسی بھی قصاب کو یہ اجازت نہیں کہ وہ اپنے طور پر گھر میں لاغر، بیمار جانور ذبح کر کے ان کا گوشت فروخت کرے مگر یہ سب دیدہ دلیری سے ہو رہا ہے۔ قصاب اپنی مرضی سے سستے، بیمار اور مضر صحت گوشت والے جانور خرید کر گھروں میں لے آتے ہیں اور وہیں صبح صبح ذبح کر کے اور جعلی مہریں لگا کر دکان کے باہر لٹکا دیتے ہیں جنہیں کوئی پوچھنے والا نہیں۔ طبّی ماہرین کا کہنا ہے کہ اگر بیمار اور لاغر جانوروں کا گوشت کھایا جائے تو اس سے نہ صرف مہلک بیماریاں پیدا ہو سکتی ہیں بلکہ جانوروں کو لگنے والی بیماریاں انسانوں کو بھی منتقل ہو جاتی ہیں جیسا کہ سطور بالا میں لکھا گیا ہے کہ بھینس واحد جانور ہے جس کو ٹی بی کا مرض لاحق ہو جاتا ہے اور

ایسی بھینس کا گوشت کھانے والے افراد بھی اس بیماری سے دوچار ہو جاتے ہیں۔ سو کہنے کا مقصد یہ ہے کہ دوسرے ممالک میں مضر صحت اور ملاوٹ شدہ اشیا کا کاروبار کرنے والوں کو سزائے موت دی جاتی ہے مگر ہمارے ہاں ''موت کا دھندا'' کرنے والوں کو عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ بس یہی فرق ہے ہم میں اور باہر کے معاشرے میں کہ جو جرم مغربی معاشرے کے نزدیک قابل دست اندازی قانون ہے، ہمارے ہاں اس جرم کو چالاکی اور ہوشیاری کا نام دیا جاتا ہے۔ پنجاب کے بیشتر اضلاع میں گدھوں کا گوشت بھی فروخت ہوتا رہا۔ مہینوں قصاب اپنی چھری کے ظلم سے لوگوں کو بے بس کرتے دکھائی دیتے رہے۔ بدقسمتی ان قصابوں کی، وہ پکڑے گئے اور ان پر پرچے ہوئے، جیلوں کی ہوائیں بھی لگیں مگر پیسوں کی چمک سے وہ پھر قانون سے ہاتھ کر گئے۔ اس بڑے گھناؤنے جرم سے چھٹکارے کے لئے ہمیں کچھ کرنا ہوگا"۔([26])

تجاویز/سفارشات:۔

یہ تجاویز اور سفارشات مختلف مذبح خانوں کا اُن گراونڈ (Onground) جائزہ لینے کے بعد لکھی گئی۔

☆ مذبح خانہ میں ذابح مسلمان ہونا چاہئے۔

☆ مذبح خانوں میں چھوٹے بڑے جانوروں کو پریکٹیکل (Practical) ذبح کرتے ہوئے جائز تصویریں، (تصویر کی شرعی حیثیت کو مدِ نظر رکھتے ہوئے) بینافلیکس پر نکال کر دیواروں پر لٹکانی چاہئے۔

☆ مذبح خانہ میں مختصر اور عام فہم لکھائی پر خوبصورت چارٹس بنوا کر، مناسب جگہوں میں دیواروں پر لٹکانا چاہئے جن میں سے ایک پر "صفائی کی فضیلت" ، دوسرے پر "ذبح کرنے کے وقت ضروری آلات "، تیسرے پر "اسلامی ذبح کے ارکان و شرائط"، چوتھے پر "ذبح کرنے کے احکام و آداب"، پانچویں پر "ذبح کرنے کا مسنون طریقہ" اور چھٹے پر "ذبح کرتے وقت اور ذبح کے بعد کی دعاؤں کا اہتمام" کی لکھائی کی گئی ہو۔

☆ ہر تحصیل اور ضلع کی سطح پر انتظامیہ کی سرپرستی میں مذبح خانہ ہونا چاہئے۔ گھروں میں مذبح خانے بند کروا دیئے جائیں۔

☆ جس طرح ہر مذبح خانہ کا ایک ڈاکٹر ہوتا ہے اسی طرح اس کے ساتھ ایک سند یافتہ مفتی بھی ہونا چاہئے جو شرعی لحاظ سے وقتاً فوقتاً، حرام و حلال کا جائزہ لے سکے۔

☆ مذبح خانوں میں صفائی کا انتظام بہت ناقص ہے اس کا مناسب اہتمام کرنا اشد ضروری ہے، ورنہ صحت افزا گوشت کے بجائے مضر گوشت تقسیم کرنے، بذاتِ خود بیماری بانٹنے اور قوم و ملت کو نقصان پہنچانے کے مترادف ہوگا۔

☆ کوئی بھی ٹیم یا آدمی جس وقت بھی مذبح خانہ کا جائزہ لینے کے لئے آتا ہے اس کے ساتھ ہر حال میں تعاون کیا جائے اور مذبح خانہ سے متعلق تمام صورت حال بیان کر دی جائیں، ویزٹ نہ کروانا، وضاحت کے ساتھ معلومات نہ دینا، یہ اچھی روایت نہیں ہے اس سے مختلف قسم کے شکوک و شبہات پیدا ہوتے ہیں۔

☆ حلال جانوروں کی پرورش میں کثرت کی جائے، اور جس قدر ان کی ضرورت ہو، انہیں زندہ حالت میں ہی درآمد کیا جائے اور ان کی اسلامی ممالک ہی میں پرورش اور ذبیحوں کے لئے مناسب جگہ تیار کی جائے اور ان کی سپلائی کے طریقوں کو آسان بنا دیا جائے۔

---

[26] :روزنامہ خبریں، 8 مارچ 2017ء، لاہور

☆ ''حلال فاؤنڈیشن'' جامعۃ الرشید کراچی کی طرح ہر صوبہ میں ایک فعّال ادارہ ہونا چاہئے جس کا یونیورسٹی کے ''فوڈ سائنس ڈیپارٹمنٹ'' سے الحاق ہو اور یونیورسٹی اور مدارس کے طلبہ سے کمبائنڈ (Combined) ریسرچ کروائیں اور ذبح کے متعلق نئی چیزوں کے حلال و حرام کا حکم معلوم کریں۔

☆ جن ممالک سے سعودی عرب اور دوسرے اسلامی ممالک کو مذبح خانوں سے گوشت درآمد کیا جاتا ہے، انہی ممالک میں ایسے مذبح خانے قائم کئے جائیں جن میں کام کرنے والے مسلمان ہوں اور وہاں پر جانور ذبح کرنے کے لئے شرعی طریقے کی رعایت رکھی جائے۔

☆ کوشش کی جائے کہ مسلمان ممالک کے مذبح خانوں سے گوشت درآمد کیا جائے۔ جن غیر اسلامی ممالک سے گوشت کو اسلامی ممالک میں درآمد کیا جانا مقصود ہو، تو وہاں مسلمانوں کی جانب سے مذبح خانوں کا قیام یقینی بنایا جائے اور جانوروں کے شرعی طریقے سے ذبح کا خیال رکھا جائے۔

☆ مذبح خانہ کے حوالہ سے، حلال گوشت کھانے کھلانے اور مہیا کرنے میں علمائے کرام اور مبلغین حضرات ممبر و محراب کے حوالہ سے بھی اپنا کردار ضرور ادا کریں۔

☆ مذبح خانہ (کنٹونمنٹ بورڈ کا ہو یا ڈیفنس فورسز کا) رہائشی علاقہ سے دور ہونا چاہئے۔

☆ حلال فوڈ کے حوالہ سے قومی سطح پر اسی طرح بین الاقوامی لیول پر کانفرسوں کا انعقاد ہونا چاہئے، جس میں مختلف ملکوں سے درآمد کرنے والی کمپنیوں کے ذمہ داروں، اسلامی فقہ اکیڈمی کے ممبروں، ریسرچرز اور مذہبی سکالرز کو شرکت کرنے کی دعوت دی جائے، تاکہ اس اہم مسئلہ کی اہمیت و ضرورت کو سامنے رکھ کر سفارشات مرتب کریں۔

☆ کراچی، لاہور وغیرہ جن شہروں کے مذبح خانوں میں مشینی ذبح کیا جاتا ہے، ایسے مذبح خانے بند کروا دیئے جائیں۔

☆ عصرِ حاضر کے مذبح خانوں کا جائزہ لینا اور ان کی نگرانی کرنا صرف گورنمنٹ کی ذمہ داری نہیں اور خامیوں کی نشان دہی کرنے کے بعد بھی ہم فارغ نہیں ہوتے، بلکہ عوام و خواص مل کر اس کام کو آسان بنا سکتے ہیں اور وقتاً فوقتاً اس کام کو زیادہ سے زیادہ فعّال بنانے کے لئے مشترکہ میٹنگز بھی ہونی چاہیے جس میں ہر طبقہ کے لوگ بھی موجود ہوں۔

الحاصل:۔

خلاصہ بحث یہ ہوا کہ خوراک ہر جاندار کی بنیادی ضرورت ہے۔ مناسب، متوازن، صحت بخش اور معیاری خوراک صحت مند نشو و نما اور بیماریوں سے تحفظ کے لیے ناگزیر ہے، جب کہ ناقص، غیر متوازن اور غذائیت سے عاری گوشت سے انسان مختلف قسم کی بیماریوں، ذہنی و جسمانی معذوریوں اور ناامیدی و مایوسیوں کا شکار ہو جاتا ہے۔ بین الاقوامی معاہدات، ریاستی قوانین اور دینی تعلیمات کی روشنی میں رعایا کو صاف اور متوازن خوراک کی فراہمی وفاقی اور صوبائی حکومتوں کی ذمہ داری ہے، مگر صورت حال یہ ہے کہ لوگ معیاری اور مناسب خوراک جیسی بنیادی ضرورت سے محروم ہیں۔ جو قوانین ملکی سطح پر رائج ہیں۔

ہمیشہ مذبح خانوں کا معیار بہت اچھا ہونا ضروری ہے، خواہ اس کا تعلق گوشت یا ذبح کے معیار کے ساتھ ہو یا صفائی کے سٹینڈرڈ سے۔ تاکہ کم از کم اسلامی ممالک ہماری طرف رجوع کریں۔ حلال ٹریڈ میں اضافہ اسی وقت ممکن ہوگا جب ہمارے مذبح خانے حلال معیار کے مطابق ہوں، لیکن بین الاقوامی معیارات کو اگر بصیرت اور حکمت عملی کے ساتھ نافذ کرنے کے بجائے اندھا دھند نافذ کیا گیا تو اس کے نتیجے

میں مقامی مذبح خانے دب کر اور ملکی گوشت کھوٹا ہو کر رہ جائے گا اور بین الاقوامی معیارات کو نافذ کرنے کا مطلب یہ نکلے گا کہ ملکی گوشت کی بر آمد ممنوع اور باہر کا گوشت درآمد کرنے کی کھلی اجازت ہے۔

عصرِ حاضر کے بعض مذبح خانوں کے بارے میں جو شکوک و شبہات اندرونِ ملک میں ہم پرنٹ میڈیا یا الیکٹرانک میڈیا کے ذریعے دیکھ رہے ہیں یا سن رہے ہیں، جانوروں کو گندے مذبح خانہ میں ذبح کر کے کھلے ٹرکوں اور آلودہ ماحول میں گوشت مارکیٹوں تک پہنچادیا جاتا ہے۔ کبھی کبھار وہاں منوں کے حساب سے مضر صحت گوشت برآمد ہوتا ہے، کہیں حرام جانوروں کو ذبح کرتے ہوئے رنگے ہاتھ پکڑا جاتا ہے۔ اس سے کہیں زیادہ بُرا حال باہر ملکوں کے مذبح خانوں کا ہے، جو کہ اکثر سننے میں آرہا ہے۔ وہاں یا تو حرام جانور ذبح کیا جاتے ہیں، یا حرام طریقے سے ذبح کیا جاتے ہیں یا ذبح کرنے والے وہ غیر مسلم ہوتے ہیں جن کا ذبح شدہ کسی مذہب میں حلال نہیں ہوتا۔ اس لئے عصرِ حاضر کے مذبح خانے قابل توجہ کے ساتھ قابلِ رحم بھی ہیں۔

بہر حال جو اندیشہ ہے وہ یہ نہیں کہ حکومت مذبح خانوں کے حوالہ سے سنجیدہ ہے یا نہیں بلکہ اصل اندیشہ یہ ہے کہ حلال کا معاملہ بہت نازک اور حساس ہے۔ قومی سطح کے ساتھ ساتھ بین الاقوامی سطح پر بھی حلال گوشت کھانے کے لئے عوام و خواص دونوں اپنی اپنی ذمہ داری کا احساس کرتے ہوئے حلال مہیا کرنے، کرانے کو اپنا مذہبی اور ملی فریضہ سمجھیں۔ ان شاءاللہ تعالیٰ ایسا وقت آئے گا کہ عصرِ حاضر کے مذبح خانوں کے ساتھ مستقبل کے مذبح خانے بھی قانون کے مطابق کام کریں گے اور عوام و خواص کو حلال، مسنون طریقہ سے ذبح شدہ جانور کا گوشت بھی مہیا ہو سکے گا۔